ارشاد الرحمٰن

شہیدِ ختمِ نبوت سیدنا حبیب بن زید رضی اللہ عنہما

سیدنا حبیب اور آپ کے والد زید بن عاصم رضی اللہ عنہم ان ستر بابرکت آدمیوں میں شامل تھے۔ جنھیں بیعت عقبہ ثانیہ کا شرف و اعزاز حاصل ہے۔ آپ کی والدہ سیدہ نُسیبہ بنت کعب ان دو عورتوں میں سے ایک تھیں! یعنی آپ نسلی مسلمان تھے اور ایمان آپ کے رگ و پے میں اترا ہوا تھا۔ آپ نے ہجرت مدینہ کے بعد جوارِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں اس طرح زندگی گزاری کہ کسی غزوہ میں شرکت اور کسی فرض کی ادائیگی سے کبھی پیچھے نہ رہے۔

اس دور میں ایک روز ایسا بھی آیا کہ آپ نے جنوبی جزیرہ عرب میں دو سر پھرے جھوٹوں کو دیکھا جو نبوت کا دعویٰ کرتے تھے اور لوگوں کو گمراہی کی طرف لیے جا رہے تھے۔ ان میں ایک صنعاء میں نمودار ہوا، جس کا نام اسود بن کعب عنسی تھا اور دوسرا یمامہ میں منظر پر آیا، اس کا نام مسیلمہ کذاب تھا۔ ان دونوں کذابوں نے اپنے اپنے قبیلوں میں لوگوں کو ان مؤمنین کے خلاف اکسانا اور بھڑکانا شروع کر دیا، جنھوں نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت پر لبیک کہا تھا اور لوگوں کو ورغلانا شروع کر دیا کہ وہ ان علاقوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نمائندے ہیں۔ بلکہ اس سے بھی آگے بڑھ گئے اور خود نبوت کے دعوے دار بن بیٹھے اور زمین کو فساد و گمراہی سے بھرنے لگے۔

اچانک ایک روز مسیلمہ کی طرف سے بھیجا ہوا ایک نمائندہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا جو مسیلمہ کا ایک خط لایا تھا جس میں مسیلمہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کیا تھا:

''مسیلمہ رسول اللہ کی طرف سے محمد رسول اللہ کی طرف! تم پر سلامتی ہو، امابعد! سن لیں کہ میں اس معاملے میں تمھارا شرکت دار ہوں۔ آدھی زمین ہماری ہوگی اور آدھی قریش کی، مگر قریش ایک ایسی قوم ہے جو ظلم کرتی ہے۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیلمہ کے خط کا جواب ان الفاظ میں املا کرایا:

''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ محمد رسول اللہ کی طرف سے مسیلمہ کذاب کی طرف! سلام اسی شخص کے لیے جو ہدایت کی پیروی اختیار کرلے۔

امّا بعد! سن لو کہ زمین تو اللہ تعالیٰ کی ہے، وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اس کا وارث بنا دیتا ہے۔ لیکن اچھا انجام متقین کا ہی ہوگا۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ الفاظ سپیدۂ سحر کی مانند نمودار ہوئے اور بنو حنیفہ کے کذاب کو رسوا کر کے چھوڑ گئے، جس نے نبوت کو بادشاہت سمجھ لیا تھا اور نصف زمین اور نصف رعایا کا مطالبہ کرنے لگا تھا۔

مسیلمہ کے ہرکارے نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ جواب مسیلمہ تک پہنچایا تو وہ مزید گمراہی میں پڑ گیا اور لوگوں کو مزید گمراہ کرنے لگا۔ یہ کذاب اپنا اِفک و بہتان پھیلانے لگا اور مؤمنوں کو دی جانے والی سزاؤں کو اس نے بڑھا

دیا۔لوگوں کوان کے خلاف کر دیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس صورت حال میں اس کی طرف ایک خط بھیجنے کا فیصلہ کیا، جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کواس کی حماقتوں سے منع کرنا چاہتے تھے۔اس مقصد کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہِ انتخاب سیدنا حبیب بن زید رضی اللہ عنہ پر پڑی کہ آپ یہ مکتوب مسیلمہ تک پہنچائیں۔سیدنا حبیب رضی اللہ عنہ نے تیز قدمی سے سفر شروع کر دیا تا کہ اس مہم کو بخوشی سر کریں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نیت سے ان کو سونپی تھی کہ مسیلمہ کا دل حق کی طرف رہنمائی پالے۔

سیدنا حبیب بن زید نے مطلوبہ مقام پر پہنچ کر خط مسیلمہ کے حوالے کر دیا۔مسیلمہ کذاب نے خط کھولا تو خط کے نور وضیاء نے اس کی آنکھیں اندھی کر دیں اور غرور وضلالت میں اور بڑھ گیا۔ادھر دین عظیم یعنی اسلام کے معیارات اور پیمانوں نے چاہا کہ عظمت وبطولت کے وہ دروس جو اس نے مکمل طور پر انسانیت کے سامنے پیش کر دیے ہیں ان کے اندر ایک نیا درس شامل کر دے، جس کا موضوع اور استاد اس بار ''سیدنا حبیب بن زید'' رضی اللہ عنہ ہوں۔

مسیلمہ ایک شعبدہ باز سے زیادہ کچھ نہ تھا۔وہ جگہ جگہ شعبدہ بازی کرنے والوں کی تمام تر عادات وخصائل اپنے اندر رکھتا تھا۔اس طرح اس کے اندر کوئی مروت نہ تھی، نہ عرب نسلیت اور نہ کوئی آدمیت جو اس کو اس پیغام رساں کے قتل سے باز رکھتی۔جس کا عرب بڑا احترام کرتے اور مقدس جانتے تھے۔مسیلمہ کذاب نے اپنی قوم کو ایک روز اکٹھے ہونا کا کہا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام رساں سیدنا حبیب بن زید رضی اللہ عنہ کو لایا گیا۔جن کے اوپر اس تشدد وتعذیب کے آثار دکھائی دے رہے تھے جو مجرموں نے ان کے اوپر توڑے تھے۔ان کا خیال تھا کہ اس طرح وہ سیدنا حبیب رضی اللہ عنہ کی روحِ شجاعت کو سلب کر لیں اور آپ لوگوں کے سامنے آئیں گے تو مطیع ہو چکے ہوں گے اور جب مسیلمہ پر ایمان لانے کے لیے کہا جائے گا تو فوراً ایمان لے آئیں گے۔کذاب اور مکار اس طریقے سے ذہن میں تیار کیا ہوا معجزہ اپنے فریب خوردہ پیروکاروں کے سامنے دکھانا چاہتا تھا۔

مسیلمہ نے سیدنا حبیب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا تم یہ شہادت دیتے ہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں؟ سیدنا حبیب رضی اللہ عنہ جواب دیا: ''ہاں! میں شہادت دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔''

سیدنا حبیب رضی اللہ عنہ کے منہ سے یہ کلمات نکلے تو رسوائی اور ناکامی کی زردی نے مسیلمہ کا چہرہ زرد کر دیا اور اس نے پھر سوال کیا: ''تم یہ شہادت دیتے ہو کہ میں اللہ کہ رسول ہوں؟''

سیدنا حبیب رضی اللہ عنہ نے مضحکہ خیز انداز میں جواب دیا: ''میں تو کچھ سن ہی نہیں رہا۔''

اس جملے کے بعد کذاب کے چہرے کی زردی جل کر راکھ ہو جانے والے کوئلے کی سیاہی میں بدل گئی۔اس کی منصوبہ بندی ناکام ہوگئی اور اس کے تشدد نے بھی کوئی کام نہ دکھایا۔اسے ان لوگوں کے سامنے جن کو وہ اپنا معجزہ دکھانا چاہتا تھا ایسا زوردار طمانچہ پڑا کہ اس کی جعلی ہیبت ہوا ہوگئی۔وہ زخمی سانپ کی طرح پھنکارا اور اپنے اس جلاد کو آواز دی جو اپنی

تلوار کے دانتوں سے سیدنا حبیب رضی اللہ عنہ کے جسم کی بوٹی بوٹی کر ڈالنے والا تھا۔ اس نے جلاد سے کہا تلوار مار کر اس کے بدن کا ایک ٹکڑا اڑا دو۔ جلاد نے تلوار ماری اور سیدنا حبیب رضی اللہ عنہ کے بدن سے بوٹی اڑا کر رکھ دی۔

مسیلمہ نے پھر مخاطب ہو کر سیدنا حبیب رضی اللہ عنہ سے پوچھا: ''کیا تم گواہی دیتے ہو کہ محمد اللہ کے رسول ہیں؟''

سیدنا حبیب رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ''ہاں میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔''

مسیلمہ نے کہا: ''اور یہ بھی گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟''

سیدنا حبیب رضی اللہ عنہ بولے: ''میں نے تم سے کہا ہے کہ میرے کان وہ بات سننے سے قاصر ہیں جو تم کہتے ہو۔''

مسیلمہ نے جواب سنا تو جلاد کو حکم دیا کہ اس کے جسم کی اور بوٹی اڑا دو۔ جلاد نے فوراً تلوار ماری اور سیدنا حبیب رضی اللہ عنہ کی ایک اور بوٹی اڑا کر رکھ دی۔ لوگ آپ پر نظریں گاڑے حیرت و تعجب سے دیکھے جا رہے تھے کہ کس قدر عزیمت واستقامت ہے۔

مسیلمہ مسلسل اسی طرح سوال کرتا رہا اور جلاد آپ کے بدن کی بوٹیاں اڑاتا رہا اور آپ بھی مسلسل یہی جواب دیتے رہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ اس مسلسل عمل سے آپ کے بدن کا آدھا حصہ کٹ کر ٹکڑوں کی صورت میں زمین پر بکھرا ہوا تھا اور آدھا دھڑ باقی رہ گیا تھا۔ بالآخر آپ کی پاکیزہ وعظیم روح پرواز کر گئی مگر زبان پر اسم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جاری تھا۔

اگر سیدنا حبیب رضی اللہ عنہ جان بچانے کی خاطر دل سے ایمان پر قائم رہتے ہوئے مسیلمہ کذاب کی ہم نوائی کر لیتے تو ان کے ایمان میں کوئی نقص واقع نہ ہوتا اور نہ ان کے اسلام کو کوئی نقصان پہنچتا۔ مگر یہ شخص جو اپنے والد، والدہ، بھائی اور خالہ کے ہمراہ بیعت عقبہ میں حاضر ہوا تھا اور جس نے ان مبارک اور فیصلہ کن لمحات سے ہی اپنی بیعت اور بے نقص ایمان کامل کی ذمہ داری اٹھا رکھی تھی اس کے نزدیک یہ جائز نہیں تھا کہ وہ اپنی زندگی اور آغاز اسلام کے درمیان ایک لمحہ کا بھی موازنہ کرتا اور زندگی کو اہم سمجھ کر اس کو بچانے کی راہ اختیار کرتا۔

لہٰذا ان کے پیش نظر یہ بات نہیں تھی کہ وہ اس واحد موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے زندگی کو بچا لیتے جس موقع پر ان کے ایمان کی تمام داستان، ثبات وعظمت، قربانی وبطولت اور راہ حق وہدایت میں جان قربان کر کے مرتبۂ شہادت پا لینے کے ایسے نمونے میں ڈھل گئی کہ قریب تھا کہ وہ اپنی حلاوت ودلکشی میں ہر کامیابی اور فتح ونصرت سے آگے نکل جاتی۔

ادھر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے معزز پیغام رساں کی شہادت کا علم ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کے فیصلے پر صبر کیا کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ نور بصیرت کی روشنی میں مسیلمہ کذاب کا انجام دیکھ رہے تھے اور ممکن تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس قتل کو اپنی آنکھوں سے مشاہدہ فرماتے۔

اِدھر سیدنا حبیب رضی اللہ عنہ کی والدہ جناب نُسیبہ بنت کعب نے لمبے عرصے تک اپنے دانتوں کو بھینچے رکھا پھر یہ قسم کھاتے ہوئے دانتوں کو کھولا کہ وہ خود مسیلمہ سے اپنے بیٹے کا انتقام لیں گی اور اس ناپاک کے جسم میں اپنا نیزہ اور تلوار

نقص ایمان کامل کی ذمہ داری اٹھا رکھی تھی اس کے نزدیک یہ جائز نہیں تھا کہ وہ اپنی زندگی اور آغاز اسلام کے درمیان ایک لمحہ کا بھی موازنہ کرتا اور زندگی کو اہم سمجھ کر اس کو بچانے کی راہ اختیار کرتا۔

لہٰذا ان کے پیش نظر یہ بات نہیں تھی کہ وہ اس واحد موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے زندگی کو بچا لیتے جس موقع پر ان کے ایمان کی تمام داستان، ثبات وعظمت، قربانی وبطولت اور راہ حق و ہدایت میں جان قربان کر کے مرتبۂ شہادت پا لینے کے ایسے نمونے میں ڈھل گئی کہ قریب تھا کہ وہ اپنی حلاوت و دلکشی میں ہر کامیابی اور فتح ونصرت سے آگے نکل جاتی۔

ادھر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے معزز پیغام رساں کی شہادت کا علم ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کے فیصلے پر صبر کیا کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ نور بصیرت کی روشنی میں مسیلمہ کذاب کا انجام دیکھ رہے تھے اور ممکن تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس قتل کو اپنی آنکھوں سے مشاہدہ فرماتے۔

اِدھر سیدنا حبیب رضی اللہ عنہ کی والدہ جناب نُسیبہ بنت کعب نے لمبے عرصے تک اپنے دانتوں کو بھینچے رکھا پھر یہ قسم کھاتے ہوئے دانتوں کو کھولا کہ وہ خود مسیلمہ سے اپنے بیٹے کا انتقام لیں گی اور اس ناپاک کے جسم میں اپنا نیزہ اور تلوار گھسا کر رہیں گی۔ قدرت جو اس وقت ان کے صدمے، صبر اور تکلیف کو دیکھ رہی تھی، نہ معلوم اسے ان کی یہ ادا اس قدر پسند آئی کہ اس نے اس وقت یہ فیصلہ کر لیا کہ وہ اس خاتون کے ساتھ رہے گی یہاں تک کہ وہ اپنی قسم پوری کر لے۔

کچھ وقت گزرا کہ وہ موقع آ گیا جس کے نقوش دائمی ہیں یعنی جنگ یمامہ کا موقع۔ خلیفۂ بلا فصلِ رسول صلی اللہ

خطباتِ آغا شورش کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ

Mp4 DVD

۱۔	امت مذہب سے باغی کیوں؟	۱۹۶۳ء	لاہور
۲۔	شرک کا سیاسی پس منظر	۱۹۶۴ء	لاہور
۳۔	بھٹو کا دورِ حکومت	۱۹۷۰ء	دیپال پور
۴۔	عصر حاضر کی سیاست	——	کوٹ اڈو
۵۔	احرار ختم نبوت کانفرنس	۱۹۷۰ء	راولپنڈی
۶۔	پاکستان کا سیاسی بحران	۱۹۷۰ء	ملتان
۷۔	پاکستانی سیاست	۱۹۷۰ء	مظفر گڑھ
۸۔	سیاسی حالات پر تبصرہ	۱۹۷۰ء	جتوئی
۹۔	سیرت النبی ﷺ اور عصرِ حاضر	۱۹۷۱ء	فیصل آباد
۱۰۔	شکوہ جواب شکوہ	۱۹۷۱ء	فیصل آباد
۱۱۔	تحریک ختم نبوت	——	راولپنڈی
۱۲۔	عقیدۂ ختم نبوت	۱۹۷۳ء	فیصل آباد
۱۳۔	مرزائیت ایک فتنہ	۱۹۷۳ء	راولپنڈی
۱۴۔	ختم نبوت کانفرنس	۱۹۷۴ء	چنیوٹ
۱۵۔	مرزائیت کیا ہے؟	——	گوجرانوالہ
۱۶۔	مسئلہ ختم نبوت	——	سیالکوٹ
۱۷۔	یومِ اقبال	——	لاہور
۱۸۔	یومِ حمید نظامی	——	لاہور
۱۹۔	قادیانی سازشیں	——	فیصل آباد
۲۰۔	قادیانیت کا دجل	——	چنیوٹ

صدائے احرار

دار بنی ہاشم، مہربان کالونی، ملتان 061-4511961, 0300-8020384

دفتر مجلس احرار اسلام 69۔سی، حسین سٹریٹ، وحدت روڈ، نیو مسلم ٹاؤن لاہور 0300-4240910